Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily **ALFAZL** RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۸/۳۳	۲۱ ذوالحجہ ۱۳۹۹ھ ۱۲ نبوت ۱۳۵۸ہش ۱۲ نومبر ۱۹۷۹ء	نمبر ۲۵۷

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

پختہ عہد کر لیں کہ آپ نے جلسہ میں ضرور شامل ہونا ہے

پہلے ہی سے اس جلسے میں حاضر ہونے کا فکر رکھیں اور تیاری کرتے رہیں

"کم مقدرت احباب کے لئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی سے اس جلسے میں حاضر ہونے کا فکر رکھیں اور اگر تدبیر اور قناعت شعاری سے کچھ تھوڑا تھوڑا سرمایہ خرچ سفر کیلئے ہر روز یا ماہ بماہ جمع کرتے جائیں اور الگ رکھتے جائیں تو بلادقت سرمایہ سفر میسر آجاویگا۔ گویا یہ سفر مفت میسر ہو جائے گا اور بہتر ہوگا کہ جو صاحب احباب میں سے اس تجویز کو منظور کریں وہ مجھ کو ابھی بذریعہ اپنی تحریر خاص کے اطلاع دیں تاکہ ایک علیحدہ فہرست میں ان تمام احباب کے نام محفوظ رہیں کہ جو حتی الوسع والطاقت تاریخ مقررہ پر حاضر ہونے کے لئے اپنی آئندہ زندگی کے لئے عہد کر لیں اور بدل و جان پختہ عزم سے حاضر ہو جایا کریں بجز ایسی صورت کے کہ ایسے موانع پیش آجائیں جن میں سفر کرنا اپنی حدِ اختیار سے باہر ہو جائے۔۔۔۔۔۔ اس جلسہ پر جس قدر احباب محض للہ تکلیف سفر اٹھا کر حاضر ہوئے خدا ان کو جزائے خیر بخشے اور ان کے ہر یک قدم کا ثواب ان کو عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین

(آسمانی فیصلہ صفحہ ا تا د)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۲ نبوت/نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح بخیر و عافیت رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

---

۲۵ اکتوبر جمعرات کے دن عزیزہ امۃ الشکور کا نکاح عزیز مرزا اجمل امجد بیگ کے ساتھ مبلغ اٹھارہ ہزار روپے مہر پر ہوا جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر مکرم مولوی عبدالمالک خان صاحب نے پڑھا۔ احباب سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار پیر معین الدین)

مورخہ ۳۰/۹ کو اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے بیٹے ظریف احمد کو دوسری بیٹی عطا فرمائی ہے۔ بچی کا نام ثمرہ سعدیہ تجویز کیا گیا ہے۔ نومولودہ خاکسار کی پوتی اور مکرم محمد عبداللہ صاحب مرحوم درزی کی نواسی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین اور فرمانبردار بنائے۔ آمین

خاکسار الحاج محمد شریف
اکوٹنٹ جامعہ احمدیہ۔ ربوہ

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"لازمی چندہ جات لازمی ہیں آپ کو بہرحال ادا کرنے چاہئیں۔"

ناظر بیت المال آمد
ربوہ

جلسہ سالانہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت کے ماتحت احبابِ جماعت کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال ہمارا جلسہ سالانہ مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ فتح ۱۳۵۸ہش مطابق ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۷۹ء کو مرکزِ سلسلہ احمدیہ ربوہ میں منعقد ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ

احباب اس مبارک جلسہ میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

پبلشر:- مسعود احمد؛ پرنٹر:- سید عبدالحی؛ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ؛ مقام اشاعت:- دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۱ر ذوالحجہ ۱۳۹۹ھ
۱۲ر نبوت ۱۳۵۸ہش
۱۲ر نومبر ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سب سے بدقسمت اور اپنی جان پر ظلم کرنے والے

ہم قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کی رُو سے اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں کہ خُدا تعالیٰ کی ہستی پر زندہ ایمان حاصل کرنے، شیطان کے حملوں سے محفوظ ہونے، اصلاح نفس کے وصف سے مزین ہو کر نیکیوں کی بجا آوری اور تقویٰ و طہارت میں ترقی کرنے اور خُدا تعالیٰ کی معیت کے عظیم الشان انعام سے بہرہ ور ہونے کیلئے راستبازوں اور صالحین کی صحبت اختیار کرنا ازبس ضروری ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ صحبت کا اثر ایسا بدیہی امر ہے کہ جس کے لئے کسی دلیل یا ثبوت کی ضرورت نہیں۔ ہر شخص کا یہ ہر روز کا مشاہدہ ہے کہ جو لوگ بد اطوار و بدکردار لوگوں کی محفلوں میں اُٹھتے بیٹھتے ہیں رفتہ رفتہ خود بھی ان جیسے ہی بن جاتے ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ ایسے لوگوں کے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے والوں پر اندر ہی اندر ان کا اثر پڑ رہا ہوتا ہے جس کے نتیجہ میں وہ ان کے نقش قدم پر چلنا شروع کر دیتے ہیں۔ دنیا میں ایسی مثالیں بہت عام ہیں کہ بعض شریف زادے بُری صحبتوں کی وجہ سے ایسے بگڑے کہ بدمعاشوں میں شمار ہو کر اپنے والدین اور خاندان کے نام کو بٹہ لگانے کا موجب بنے۔ اسی طرح نیکوں کی صحبت اختیار کرنے والے ان کے نیک اثر کی وجہ سے خود ایسے نیک بنے کہ بہتوں کو راہ راست پر لانے کا موجب بنے۔

یہی وجہ ہے کہ مامورین الٰہی محض وعظ و نصیحت سے ہی کام نہیں لیتے بلکہ وہ اپنے متبعین کو اس بات کا پابند کرتے ہیں کہ وہ اپنی دنیوی مصروفیات سے فارغ ہو کر کچھ عرصہ ان کی تریاقی صحبت میں رہیں تا وہ نیکی، صلاح اور تقویٰ کے اوصاف سے متصف ہوں اور ان کے اندر وہ نور اور کشش پیدا ہو جو دوسروں کو اپنی طرف کھینچتی اور انہیں بھی ہدایت کی راہ پر گامزن کرنے کا موجب بنتی ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اپنے متبعین کو بار بار مرکز میں آنے اور یہاں کے روحانی ماحول کی انقلاب انگیز تاثیرات سے فیضیاب ہونے کی بڑی کثرت سے تلقین فرمایا کرتے تھے۔ فی الوقت صحبت صادقین کی اہمیت ذہن نشین کرانے کی غرض سے حضور علیہ السلام کی ایسی نصائح ہی ہدیۂ قارئین کرنا ہمارے مدّنظر ہے۔

اس ضمن میں حضور علیہ السلام نے سب سے پہلے اور سب سے زیادہ زور دیا وہ یہ تھی کہ مسلمان اپنے بچوں کو ہندوؤں اور عیسائیوں کے سکولوں میں داخل نہ کریں تا کہ وہ ان کے بُرے اثر کے تحت اسلام سے بدظن ہونے سے بچیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

"مثل مشہور ہے۔ "تخم تاثیر صحبت را اثر" ۔ اس کے اول جزو پر کلام ہو تو ہو لیکن دوسرا حصہ "صحبت را اثر" ایسا ثابت شدہ مسئلہ ہے کہ اس پر زیادہ بحث کرنے کی ہم کو ضرورت نہیں۔ ہر ایک شریف قوم کے بچوں کا عیسائیوں کے پھندے میں پھنس جانا اور مسلمانوں حتّٰی کہ غوث و قطب کہلانے والوں کی اولاد اور سادات کے فرزندوں کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کرنا دیکھ چکے ہو۔ ان صحیح النسب سیّدوں کی اولاد جو اپنا سلسلہ حضرت امام حسین رضؓ تک پہنچاتے ہیں ہم نے کرسچین دیکھی ہے اور بانیٔ اسلام کی نسبت قسم قسم کے الزام (نعوذ باللہ) لگاتے ہیں۔ ایسی حالت میں بھی اگر کوئی مسلمان اپنے دین اور اپنے نبیؐ کے لئے غیرت نہیں رکھتا تو اس سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا"

اگر تم اپنے بچوں کو عیسائیوں، آریوں اور دوسروں کی صحبت سے نہیں بچاتے یا کم از کم نہیں بچانا چاہتے تو یاد رکھو کہ نہ صرف اپنے اوپر بلکہ قوم پر اور اسلام پر ظلم کرتے اور بہت بڑا بھاری ظلم کرتے ہو"

(تقریر ۲۸ر دسمبر ۱۸۹۷ء بحوالہ ملفوظات جلد اوّل ص۱۷۱، ص۱۷۲)

اس ضمن میں دوسری بات جس پر حضور علیہ السلام نے بے انتہا زور دیا وہ یہ تھی کہ بیعت کنندگان بار بار مرکز میں آکر آپ کی تریاقی صحبت میں رہیں تا اُن کے اندر وہ پاک تبدیلی پیدا ہو جس کا پیدا ہونا ایمان کی حفاظت اور ترقی کے لئے ازبس ضروری ہے۔ چنانچہ آپؑ نے فرمایا:۔

"پھر یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ صبر کی حقیقت میں سے یہ بھی ضروری بات ہے کہ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ۔ صادقوں کی صحبت میں رہنا ضروری ہے۔ بہت سے لوگ ہیں جو دُور بیٹھے رہتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ کبھی آئیں گے اس وقت فرصت نہیں۔ بھلا تیرہ سو سال کے موعود سلسلہ کو جو لوگ پالیں اور اُس کی نصرت میں شامل نہ ہوں اور خدا اور رسولؐ کے موعود کے پاس نہ بیٹھیں وہ فلاح پا سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں! ؎

ہم خدا خواہی و ہم دُنیائے دوں ؛ ایں خیال است و محال است و جنوں

دین تو چاہتا ہے کہ مصاحبت ہو، پھر مصاحبت سے گریز ہو تو دینداری کے حصول کی امید کیوں رکھتا ہے؟ ہم نے بارہا اپنے دوستوں کو نصیحت کی ہے اور پھر کہتے ہیں کہ وہ بار بار یہاں (یعنی مرکز سلسلہ میں) آکر رہیں اور فائدہ اٹھائیں۔ مگر بہت کم توجہ کی جاتی ہے۔ لوگ ہاتھ میں ہاتھ دے کر دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں مگر اس کی پرواہ نہیں کرتے۔ یاد رکھو قبریں آوازیں دے رہی ہیں اور موت ہر وقت قریب ہوتی جاتی ہے۔ ہر ایک سانس تمہیں موت کے قریب کرتا جاتا ہے اور تم اُسے فرصت کی گھڑیاں سمجھتے جاتے ہو۔ اللہ تعالیٰ سے مکر کرنا مومن کا کام نہیں ہے۔ جب موت کا وقت آگیا پھر ایک ساعت آگے پیچھے نہ ہوگی۔ وہ لوگ جو اس سلسلہ کی قدر نہیں کرتے اور انہیں کوئی عظمت اس کی معلوم ہی نہیں ان کو جانے دو مگر ان سب سے بدقسمت اور اپنی جان پر ظلم کرنے والا تو وہ ہے جس نے اس سلسلہ کو شناخت کیا اور اس میں شامل ہونے کی فکر کی لیکن اس نے کچھ قدر نہ کی۔ وہ لوگ جو یہاں آکر میرے پاس کثرت سے نہیں رہتے اور ان باتوں سے جو خُدا تعالیٰ ہر روز اپنے سلسلہ کی تائید میں ظاہر کرتا ہے نہیں سنتے اور دیکھتے وہ اپنی جگہ پر کیسے ہی نیک اور متقی اور پرہیز گار ہوں مگر میں یہی کہوں گا کہ جیسا چاہیئے انہوں نے قدر نہیں کی۔ مَیں پہلے کہہ چکا ہوں کہ تکمیل علمی کے بعد تکمیل عملی کی ضرورت ہے۔ پس تکمیل عملی بدوں تکمیل علمی کے محال ہے۔ اور جب تک یہاں آکر نہیں رہتے تکمیل علمی مشکل ہے۔"

(ارشادات ۱۹ر جنوری ۱۸۹۸ء بحوالہ ملفوظات جلد اوّل ص۱۹۲، ص۱۹۳)

کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ کی بنیادی اہمیت سے متعلق حضور علیہ السلام کی ان پُرزور و پُراثر نصائح پر آپؑ کے اصحاب نے اس عزم و تعہد کے ساتھ عمل کیا کہ انہیں جب بھی آپ مرکز سلسلہ میں آ جمع ہونے کے لئے بلاتے تو وہ دیوانہ وار کھنچے چلے آتے اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور آپ جب بھی باہر تشریف لاتے تو پروانوں کی طرح آپ کے گرد جمع رہتے۔ آپ کے ارشادات کو بہت توجہ اور غور سے سنتے اور اس طرح آپ کی قوت قدسیہ سے فیضیاب ہوتے۔ اس کے علاوہ بھی جب کبھی اُنہیں دنیوی کاموں سے کسی قدر فراغت میسر آتی تو وہ از خود ہی قادیان چلے آتے اور رخصت کا تمام عرصہ وہیں گزارتے۔ الغرض کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ پر عمل پیرا ہونے میں انہوں نے کمال کر دکھایا اور اس کے نتیجہ میں وہ فیض پایا جو صدیوں سے دوسروں کے حصہ میں نہ آیا تھا۔

"اسلام کے معنے یہ ہیں کہ انسان خُدا تعالیٰ کی محبت اور اطاعت میں فنا ہو جاوے اور جس طرح ہر ایک بکری کی گردن قصاب کے آگے ہوتی ہے۔ اسی طرح پر مسلمان کی گردن خُدا تعالیٰ کی اطاعت کے لئے رکھ دی جائے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم ص۲۴۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور علم الاعداد

(مکرم سید سجاد احمد صاحب ۲/۱ دارالرحمت شرقی ربوہ)

(۴)

ایک اور حوالہ اسی نوع کا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب "ازالہ اوہام" میں حروف ابجد کے متعلق رقم فرمایا ہے۔ اور وہ اس طرح ہے۔

"حدیثوں میں یہ بات بوضاحت لکھی گئی ہے کہ مسیح موعود اس وقت دنیا میں آئے گا کہ جب علم قرآن زمین پر سے اٹھ جائیگا اور جہل شیوع پا جائے گا۔ یہ وہی زمانہ ہے جس کی طرف ایک حدیث میں یہ اشارہ ہے کہ لو کان الایمان معلقاً عند الثریا لنالہ رجل من فارس۔ یہ وہ زمانہ ہے جو اس عاجز پر کشفی طور پر ظاہر ہوا جو کمال طغیان اس کا اس سن ہجری میں شروع ہوگا جو آیت وَ اِنَّا عَلٰی ذَھَابٍ بِہٖ لَقٰدِرُوْنَ (مومنون ع ۱) میں بحساب جمل مخفی ہے یعنی ۱۲۷۴ھ ہجری۔"

(ازالہ اوہام ص ۶۵۵)

متذکرہ بالا آیت مبارکہ وَ اِنَّا عَلٰی ذَھَابٍ بِہٖ لَقٰدِرُوْنَ کے تمام حروف کے اعداد کی تشریح یہ ہے۔

۶ ۱ ۵۰ ۱ ۷۰ ۳۰ ۱۰ ۷۰۰ ۵ ۱ ۲
و ا ن ا ۔ ع ل ی ۔ ذ ہ ا ب

۲ ۵ ۳۰ ۱۰۰ ۱ ۴ ۲۰۰ ۶ ۵۰
ب ہ ۔ ل ق ا د ر و ن ۱۲۷۴

اس آیت کے سلسلہ میں تشریح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔

"از آنجملہ اس عاجز کے مسیح موعود ہونے پر یہ نشان ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کی خصوصیت کے ساتھ یہ علامت ہے کہ دجال معہود کے خروج کے بعد نازل ہو کیونکہ یہ ایک واقعہ مسلمہ ہے کہ دجال معہود کے خروج کے بعد آنے والا ہی سچا مسیح ہے۔ جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے جیسا کہ مسلم کی حدیث میں وجہ تسمیہ مسیح ہونے کی یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ مومنوں کی شدت اور محنت اور ابتلاء کا غبار جو دجال کی وجہ سے ان کے طاری حال ہوگا ان کے چہرہ سے پونچھ دے گا۔ یعنی دلیل اور حجت سے ان کو غالب کر دکھلائے گا۔ سو اس لئے وہ مسیح کہلائے گا۔ کیونکہ مَسَح پونچھنے کو کہتے ہیں جس سے مسیح مشتق ہے۔ اور ضرور ہے کہ وہ دجال معہود کے بعد نازل ہو۔ سو یہ عاجز دجال معہود کے خروج کے بعد آیا ہے پس اس میں کچھ شک نہیں کہ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ دجال معہود یہی پادریوں اور عیسائی متکلموں کا گروہ ہے جس نے زمین کو اپنے ساحرانہ کاموں سے تہ و بالا کر دیا ہے۔ اور جو ٹھیک ٹھیک اس وقت سے زور کے ساتھ خروج کر رہا ہے اور جو اعداد آیت وَ اِنَّا عَلٰی ذَھَابٍ بِہٖ لَقٰدِرُوْنَ سے سمجھا جاتا ہے۔ یعنی ۱۸۵۷ء کا زمانہ۔"

(ازالہ اوہام ص ۷۲۱ تا ص ۷۲۳)

اس کی تشریح میں مزید ارشاد فرمایا۔

"آیت اِنَّا عَلٰی ذَھَابٍ بِہٖ لَقٰدِرُوْنَ میں ۱۸۵۷ء کی طرف اشارہ ہے۔ جس میں ہندوستان میں ایک مفسدہ عظیم ہو کر آثار باقیہ اسلامی سلطنت کے ملک ہند سے ناپدید ہو گئے تھے۔ کیونکہ اس آیت کے اعداد بحساب جمل ۱۲۷۴ ہیں اور ۱۲۷۴ کے زمانہ کو جب عیسوی تاریخ میں دیکھنا چاہیں تو ۱۸۵۷ء ہوتا ہے سو درحقیقت ضعف اسلام کا ابتدائی زمانہ یہی ۱۸۵۷ء ہے۔ جس کی نسبت خدا تعالیٰ نے آیت موصوفہ بالا میں فرماتا ہے کہ جب وہ زمانہ آئے گا تو قرآن زمین پر سے اٹھا لیا جائے گا۔ سو ایسا ہی ۱۸۵۷ء میں مسلمانوں کی حالت ہو گئی تھی کہ بجز بد چلنی اور فسق و فجور کے اسلام کے رئیسوں کو اور کچھ یاد نہ تھا کہ جس کا اثر عوام پر بہت پڑ گیا تھا۔ ۔۔۔ پس اس حکیم و علیم کا قرآن کریم میں یہ بیان فرمانا کہ ۱۸۵۷ء میں میرا کلام آسمان پر اٹھایا جائے گا۔ یہی معنے رکھتا ہے کہ مسلمان اس پر عمل نہیں کریں گے۔ جیسا کہ مسلمانوں نے ایسا ہی کیا۔ ۔۔۔۔ وہ ایمان جو قرآن نے سکھلایا تھا اس سے لوگ بے خبر ہیں وہ عرفان جو قرآن نے بخشا تھا اس سے لوگ غافل ہو گئے ہیں۔ ہاں یہ سچ ہے کہ قرآن پڑھتے ہیں۔ مگر قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترتا انہی معنوں سے کہا گیا ہے کہ آخری زمانہ میں قرآن آسمان پر اٹھایا جائے گا۔ پھر انہی حدیثوں میں لکھا ہے کہ پھر دوبارہ قرآن کو زمین پر لانے والا ایک مرد فارسی الاصل ہوگا جیسا کہ فرمایا لو کان الایمان معلقاً عند الثریا لنالہ رجل من فارس۔ یہ حدیث درحقیقت اسی زمانہ کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ جو آیت اِنَّا عَلٰی ذَھَابٍ بِہٖ لَقٰدِرُوْنَ میں اشارہ کی گئی ہے۔"

(ازالہ اوہام ص ۷۲۵ تا ۷۲۶)

اس سلسلہ میں پہلے وضاحت کی جا چکی ہے اور بتایا جا چکا ہے کہ یہ دور یعنی تیرھویں صدی کا آخر اپنے حادثات اور فتن کے ظہور کے لحاظ سے۔ اور قدیم پیشگوئیوں کی بنا پر اس امر کا متقاضی تھا کہ مسیح موعود مہدی معہود مبعوث ہوں۔ چنانچہ ۱۲۷۴ ہجری یا ۱۸۵۷ء کا عہد وہ عہد تھا کہ جس میں ملک ہند سے اسلامی بادشاہت کا ظاہری نشان (بسمل) بھی نہ رہا۔ اور وہ چراغ جو اسلام کے نام پر ٹمٹما رہا تھا بجھ کر رہ گیا۔ اور طرح طرح کی مصیبتیں اور آشوب مسلمان کہلانے والوں پر آئیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنی متعدد کتب میں بالتفصیل اس کی وضاحت فرمائی ہے۔ "نشانِ آسمانی" میں حضرت نعمت اللہ ولی کے اشعار کے سلسلہ میں تحریر فرمایا:۔

"۔۔۔۔۔ اس پیشگوئی کے مصداق کا نام احمد تھا ہے ۔۔۔۔ وہ ملک ہند میں ہوگا۔ ۔۔۔۔ وہ تیرھویں صدی میں ظہور کرے گا۔ ۔۔۔۔ تیرھویں صدی کے اوائل میں نہیں ہوگا۔ بلکہ تیرھویں صدی کے اخیر پر کئی واقعات اور حادثات اور فتن کے ظہور کے بعد ظہور کرے گا۔ یعنی چودھویں صدی کے سر پر ہوگا ۔۔۔۔ وہ مہدی اور عیسٰے بھی کہلائے گا۔"

(نشان آسمانی ص ۳ و ۴)

"مجھے خدا تعالیٰ نے اس چودھویں صدی کے سر پر اپنی طرف سے مامور کر کے دین متین اسلام کی تائید اور تجدید کے لئے بھیجا ہے"

(برکات الدعاء ص ۳۴)

"یہ عاجز خدا تعالیٰ سے مامور ہو کر تجدید دین کے لئے آیا ہے۔"

(برکات الدعاء ص ۲۶)

"مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں کہ ضرور نہ تھا کہ ایسی عظیم الفتن صدی کے سر پر جس کی کھلی کھلی آفات ہیں ایک مجدد کھلے کھلے دعوے کے ساتھ آتا۔"

(برکات الدعاء صفحہ ۲۷)

"اے بندگان خدا! آپ لوگ جانتے ہیں کہ جب امساک باراں ہوتا ہے۔ اور ایک مدت تک مینہ نہیں برستا تو اس کا آخری نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کنوئیں بھی خشک ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ پس جس طرح جسمانی طور پر آسمانی پانی بھی زمین کے باطنوں میں جوش پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح روحانی طور پر جو آسمانی پانی ہے یعنی خدا کی وحی وہی سفلی عقلوں کو تازگی بخشتا ہے۔ سو یہ زمانہ بھی اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روحانی پانی کا محتاج تھا میں اپنے دعوے کی نسبت اس قدر بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ میں عین ضرورت کے وقت خدا تعالےٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں جبکہ اس زمانہ میں بہتوں نے یہود کا رنگ پکڑا اور نہ صرف تقوے و طہارت کو چھوڑا بلکہ ان یہود کی طرح جو حضرت عیسیٰؑ کے وقت میں تھے سچائی کے دشمن ہو گئے۔ تب بالمقابل خدا نے میرا نام مسیح رکھ دیا۔ نہ صرف یہ کہ میں اس زمانہ کے لوگوں کو اپنی طرف بلاتا ہوں بلکہ خود زمانہ نے مجھے بلایا ہے۔"

(پیغام صلح صفحہ ۶۴)

مندرجہ بالا حوالہ حضور کی آخری کتاب "پیغام صلح" کا ہے اور ان یادداشتوں سے ماخوذ ہے جو پیغام صلح کے متعلق حضور کی تحریر فرمودہ بعد میں ملیں گویا یہ حضور کی آخری تحریر کہی جا سکتی ہے۔ واللہ اعلم (باقی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک اور کامیاب زندگی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مبارک اور کامیاب زندگی کی تصویر یہ ہے کہ آپ ایک کام کے لئے آئے اور اسے پورا کر کے اس وقت دنیا سے رخصت ہوئے جس طرح بندوبست والے پورے کاغذات پانچ برس میں مرتب کر کے آخری رپورٹ کرتے ہیں اور پھر چلے جاتے ہیں۔ اسی طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں نظر آتا ہے۔ اس دن سے لیکر جب قُمْ فَاَنْذِرْ کی آواز آئی۔ پھر اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ اور اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ کے دن تک نظر کریں تو آپؐ کی لانظیر کامیابی کا پتہ ملتا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۶۰، ۶۱)

روحانی مصلح کی تلاش

(مکرم رفیق احمد صاحب نسیم ڈیرہ غازیخاں)

حیات انسانی دو حصوں میں منقسم ہے۔ ایک حصہ وہ ہے جس میں انسان دوسری مخلوق کی طرح کائنات اور فطرت میں کارفرما قوانین وضوابط کی پابندی پر مجبور ہے۔ انہیں تکوینی ضوابط کہا جاتا ہے۔ مثلاً پیدا ہونا، جوانی، بڑھاپا، مرنا، جینا وغیرہ۔ دوسرا حصہ وہ ہے جس میں اسے اختیار دیا گیا ہے۔ مثلاً کوئی خاص عقیدہ اختیار کرنا۔ نیکی و بدی کا کوئی خاص راستہ منتخب کرنا اور حلال وحرام کا کوئی مخصوص زاویہ وضابطہ اختیار کرنا وغیرہ اس حصہ کو تشریعی کہتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا۔

گویا نیکی کی راہ بھی متعین ہے اور بدی کی راہ بھی۔

فطرت سے تعاون کا اختیار بھی ہے اور اس سے بغاوت کا بھی۔ یہی وہ اختیار کی امانت ہے جسے انسان کو سونپ کر دوسری تمام مخلوق سے ممتاز فرمایا گیا ہے۔ اس میں شعور و ادراک کی قوتیں رکھی ہیں۔ جنہیں کام میں لاکر انسان قوانین طبیعت کا محکوم ہونے کے باوجود اپنی حیات کے بعض پہلوؤں میں راستہ متعین کر سکتا ہے۔ اس سبب سے وہ اشرف المخلوقات بھی ہے لیکن اس کی شرافت۔ تقویٰ، خدا ترسی اور فطرت سے تعاون کے ساتھ وابستہ ہے۔ شرافت کا معیار عصمت ہے جو جتنا کم خطا ہوگا اتنا ہی عصمت کے زیادہ قریب ہونے کی وجہ سے زیادہ شرافت کا حامل ہوگا۔

پیدائش کے بعد شروع شروع میں وہ ایک شعوری اور فطری جذبے کے تحت اپنی شرافت کو قائم رکھنے کے لئے فطرت سے تعاون کرتا ہے۔ اس کا ضمیر بغاوتِ فطرت کی مخالفت کرتا ہے۔ بقائے ذات اور بقائے نسل کے فطری رجحان سے پیدا ہونے والی خواہشات کی بے جا پیروی کرنے پر روحانیت کے تحفظ کا فطری رجحان سرزنش کرتا ہے۔ کیونکہ انسان خدا تعالےٰ کی طرف سے دیئے گئے اختیار کی بناء پر ضمیر کو کچلنے پر قادر ہے۔ تقویٰ کی خلاف ورزی سے ضمیر کمزور ہوتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ بالآخر ضمیر کی آواز نقار خانے میں طوطی کی آواز ہو کر رہ جاتی ہے۔ انسان رفتہ رفتہ انسانیت اور روحانیت سے دُور اور نفسانیت اور حیوانیت کے نزدیک ہوتا چلا جاتا ہے۔ اپنے عارضی مادی وجود کی خواہشات کے شکنجے میں کس کر اپنے روحانی وجود کو غارت کرتا رہتا ہے اپنی بیرونی دنیا کی کامیابی کی بے جا کوشش میں اپنی اندرونی دنیا کو اجاڑتا چلا جاتا ہے انسانیت مفلوج اور غیرت ربود ہو جاتی ہے۔ نیکی اور تقوے کا فطری جذبہ ایک بار پھر شعور میں دب کر رہ جاتا ہے۔

عین اس وقت اللہ تعالیٰ انبیاء کرام کو اس خدمت پر مامور کرتا ہے کہ انسان کو بغاوتِ فطرت سے بچا کر تعاون فطرت کی تعلیم و تربیت دیں۔ ان پر تعمیر کردار کے لئے حقیقی اختیاری قوانین فطرت کا بذریعہ وحی انکشاف کرتا ہے اور انسان سے مطالبہ کرتا ہے کہ اپنی آزادانہ رائے اور بوجہ رغبت اس راستے کی پیروی کرے جو پیغمبروں نے پیش کیا ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام سے بعد اور انبیاء وقتاً فوقتاً مبعوث ہوتے رہے ہیں۔ ان کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار بتائی جاتی ہے۔ ہر مصلح کے ذریعہ قوموں کی زندگی میں انقلاب برپا ہوا۔ ان کے شعور میں خوابیدہ جذبہ نیکی اور خدا ترسی بیدار ہوا۔ ان کے پیش کردہ دینِ فطرت اور دین اسلام کے ذریعہ

اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ

جیسے عظیم قانونِ تلافی (Law of Compensation) کے تحت لوگ ایک بار پھر خدا نما انسان بن گئے۔ خصوصاً آخری انقلاب تو اتنا عظیم اور مہتم بالشان تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان کے مطابق

"اندھے بینا ہوئے پشتوں کے بگڑے الٰہی رنگ پکڑ گئے گونگوں کی زبانوں پر الٰہی معارف جاری ہوئے"۔

حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور حضرت زبیرؓ وطلحہؓ جیسے مقتدر صحابہؓ شرافت وفضیلت کے تاجداروں کے طفیل انسانیت معراج کو پہنچی۔

مختصر یہ کہ جو شخص اپنی زندگی کے اختیاری حصے میں ہدایت الٰہی کی پیروی کرتا ہے۔ وہ فطرت کائنات کے عین مطابق اپنا فریضہ انجام دیتا ہے۔ اس میں اور باقی کائنات میں توافق و یگانگت ہو جاتی ہے۔ جب دنیا کی سربراہی ایسے ہی مخلص اور مسلم جماعت کے ہاتھ میں آجاتی ہے تو کائنات امن کا گہوارہ بن جاتی ہے۔ لیکن اس کے برخلاف جب زمام کار کفر و شرک اور الحاد کے ہاتھوں میں آجاتی ہے تو کائنات میں فساد مچ جاتا ہے۔ کائنات اسلام کی طرف منہ کئے ہوئے ہوتی ہے مگر انسان کا منہ کسی اور سمت ہوتا ہے۔

اس دور پر آشوب میں ساری مادی کامیابیوں، سائنس کی حیرت انگیز ایجادات اور انسانی فتوحات کے باوجود کائنات میں اندھیر مچا ہوا ہے۔ انسان بغاوت فطرت پر تلا ہوا ہے۔ فطرت کا رُخ اسلام کی طرف ہے مگر انسان کا رُخ مادہ پرستی کی طرف ہے۔ انسان حیران و سرگرداں ہے۔ قانونِ فطرت کے مطابق ضرورتِ زمانہ کسی مصلح کا متقاضی ہے ؎

یہ دَور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں لا الٰہ الا اللہ

فطری جذبہ اس بات کی دعوت دے رہا ہے کہ ایسے بابرکت روحانی مصلح کو تلاش کیا جائے جو انسان کو بتائے کہ وہ اپنا منہ ایک بار پھر خالق ارض وسما کی طرف پھیر دے۔ فطرت سے تعاون کرے کہ اسی میں نجات ہے۔ اس مصلح کا ملنا مشکل نہیں، صرف نیک جذبہ اور پُرخلوص جستجو شرط ہے

تاریخِ احمدیت کا ایک ورق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آج سے ۵۴ سال پہلے ۱۳ر نومبر ۱۹۲۵ء

جماعتِ احمدیہ کی طرف سے شام کی تحریکِ آزادی کی پُرزور حمایت

میں اُن لوگوں کیلئے دُعا کرتا ہوں جنہوں نے قوم کی حُریّت اور آزادی کے لئے کوشش کی

(حضرت مصلح موعودؓ)

جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ نے ہمیشہ ہی توفیق دی ہے کہ وہ حتی الوسع والطاقت ہر مرحلہ پر مظلوموں اور کمزوروں کی حمایت کرتی رہی ہے اور جہاں جہاں بھی اُسے کے لئے ممکن ہوا اُس نے مظلوموں کی تائید میں آواز بلند کر کے اپنا فرض ادا کیا ہے۔ جماعت احمدیہ کے افراد نے نہ صرف اپنے مُلک پاکستان کو آزادی دلانے میں جان توڑ کوششیں کیں بلکہ دُنیا کے ہر محکوم مُلک میں آزادی کی تحریکوں کی ہمیشہ ہی بڑھ چڑھ کر حمایت کی اور ہر جائز اور قانونی طریقے سے ان کی مدد کی۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کے افراد جہاں جہاں اور جس جس مُلک میں بھی رہے آزادی اور حریّت کے چراغ روشن کرتے رہے ہیں۔

جنگِ عظیم اوّل کے بعد فرانس نے شام پر قبضہ کر لیا۔ یہ قبضہ شامیوں کے ساتھ کئے گئے وعدوں کی کھلی خلاف ورزی تھی۔ چنانچہ شام کی بہادر اور حریّت پسند قوم کے ایک حصّے نے جو کہ لبنان کی ایک جنگجو مسلمان پہاڑی قوم دُروز سے تعلق رکھتے تھے۔ غیر ملکی غاصبوں کے خلاف آزادی کا علم بلند کر دیا۔ اس تحریک آزادی کو ظالمانہ طریقے سے دبانے کے لئے فرانس کی ظالم اور استعمار پسند حکومت نے ۵۷ گھنٹے تک اور بعض خبروں کے مطابق اس سے بھی زائد عرصہ تک شام کے دارالحکومت اور اہم ترین تاریخی شہر دمشق پر گولہ باری کی۔ اس ظالمانہ اقدام سے یہ خوبصورت شہر بالکل تباہ و برباد ہو کر ویران ہو گیا اور ایسی زبردست تباہی آئی کہ تین ہزار سال سے ایسی تباہی اس شہر پر نہیں آئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے دمشق پر آنے والی اس ناگہانی آفت سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہلے ہی مطلع کر دیا تھا جیسا کہ ۱۹ر اپریل ۱۹۰۷ء کو ہونے والے آپؑ کے درجِ ذیل الہام سے ظاہر ہے۔

"بلائے دمشق"

تحریکِ آزادی کی تائید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے آج سے ٹھیک ۵۴ سال قبل آج ہی کے روز ۱۳ر نومبر ۱۹۲۵ء کو دمشق کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کے الہام اور اس کے عملی ظہور کی دردناک تفصیلات سنانے کے بعد اہل شام کی تحریکِ آزادی کی تائید کرتے ہوئے فرمایا،

"میں اس اظہار سے بھی نہیں رُک سکتا کہ دمشق میں ان لوگوں پر جو پہلے ہی بے کسی اور بے بسی تھے یہ بھاری ظلم کیا گیا ہے۔ ان لوگوں کی بے بسی اور بے کسی کا یہ حال ہے کہ باوجود اپنے مُلک کے آپ مالک ہونے کے دوسروں کے محتاج بلکہ دست نگر ہیں میرے نزدیک شامیوں کا یہ حق ہے کہ وہ آزادی حاصل کریں۔ وہ مُلک ان کا ہے حکمران بھی وہی ہونے چاہئیں ان پر کسی اَور کی حکومت نہیں ہونی چاہیئے۔ یہ ظلم اس لحاظ سے اَور بھی بڑھ جاتا ہے کہ پچھلی جنگ میں اہل شام نے اتحادیوں کی مدد کی اَور اس غرض سے مدد کی کہ انہیں اپنے مُلک میں حکومت کرنے کی آزادی دی جائے۔ پھر کتنا ظلم ہے کہ اب ان کو غلام بنایا جاتا ہے۔ وہ مُلک جو تلوار کے ذریعے زیر نہ کئے جائیں بلکہ معاہدات کی رُو سے سیاست اور علم کا چرچا نہ ہونے کے سبب جن کی تربیت کرنے کا ذمہ لیا جائے، کیا ان کی یہی حالت ہونی چاہیئے کہ انہیں بالکل غلام بلکہ غلاموں سے بھی بدتر بنانے کی کوشش کی جائے، انہیں ہر طرح تکلیف دی جائے، اور بجائے مدد کرنے کے ان کو نقصان پہنچایا جائے۔ پس نہ انگریزوں کا اور نہ کسی اَور سلطنت کا حق ہے کہ وہ شامیوں کے مُلک پر حکومت کریں اور نہ ہی فرانسیسیوں کا حق ہے کہ وہ مُلک پر جبراً قبضہ رکھیں۔ شامیوں نے اتحادیوں کی مدد کی اور انہیں فتح دلائی جس کا بدلہ یہ ملا کہ فرانسیسیوں نے ان کے ملک کو تباہ اور ان کے گھروں کو ویران کر دیا۔ اس سے زیادہ غداری کیا ہو سکتی ہے کہ جس نے ان کو فتح دلائی اسے ہی غلامی کا حلقہ پہنایا جاتا ہے۔"

اہلِ شام سے ہمدردی

حضورؓ نے اہلِ شام کے دکھوں پر شدید غم اور تاسف کا اظہار کرتے ہوئے اِن سے اظہارِ ہمدردی کیا اور فرمایا:۔

"شام والے مظلوم ہیں اور ان کی وفاداریوں اور جانبازیوں کا اچھا صلہ ان کو نہیں دیا گیا۔ انہوں نے اپنی جانیں دے کر اتحادیوں کو فتح دلانے کی کوشش کی مگر جب ان کی باری آئی تو بجائے حسنِ سلوک کے ان پر ظلم کیا گیا۔۔۔ ان کے ملک برباد کئے گئے۔ پس وہ مظلوم ہیں اور میں ان مظلوموں کے ساتھ ہمدردی رکھتا ہوں۔ ۔۔۔ میں ان لوگوں کے لئے بھی دعا کرتا ہوں جنہوں نے قوم کی حریّت اور آزادی کے لئے کوشش کی اور اس کے لئے مارے گئے۔ پھر میں ان لوگوں کے لئے بھی دعا کرتا ہوں جو زندہ ہیں اور ابھی کوشش میں لگے ہوئے ہیں کہ وہ تباہی سے بچیں۔ اور کامیاب ہوں۔"

(الفضل ۲۱ر نومبر ۱۹۲۵ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد پنجم صفحہ ۵۳۰ - ۵۳۱)

الحمد للہ کہ خدا تعالیٰ کے پاک مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی مسلمانانِ شام کے حق میں مانگی گئی اس دعا نے عرش پر جا کر شرفِ قبولیت حاصل کیا اور خدائے پاک نے شام کے مظلوم اور بے کس مسلمانوں کی حالتِ زار پر رحم کھایا اور بالآخر ایسے حالات پیدا کر دیئے کہ فرانس کی استعمار پسند قوت کا ظالمانہ تسلط بہت جلد ختم ہوا اور شام کے لوگوں کو ۱۶ر ستمبر ۱۹۴۱ء کو آزادی کی فضا میں سانس لینا نصیب ہوا اور شام کے مسلمانوں کی آزاد اور خودمختار حکومت قائم ہو گئی اور فرانسیسیوں کے ظلم و تعدّی کا وہ دَور جلد ختم ہو گیا۔ جبکہ بہت سے دیگر مُلکوں پر فرانسیسی سامراج کے ظالمانہ تشدّد کا عرصہ ۱۹۶۰ء کے سالوں تک ممتد رہا اور الجزائر کو آزادی حاصل کرنے سے روکنے میں فرانس نے ہر ظلم روا رکھا اور خدا تعالیٰ نے فرانس کی اس مسلم نو آبادی کے لئے آواز اٹھانے کی توفیق بھی ایک مخلص احمدی کو دی چنانچہ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے پلیٹ فارم سے الجزائر کی آزادی کے حق میں وہ تاریخی تقاریر کیں جو کہ آج بھی الجزائر کی تاریخ کا ناقابلِ فراموش باب شمار ہوتی ہیں۔

(مرتبہ: یوسف سہیل شوق۔ ربوہ)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

(مینجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گندم کی مختلف اقسام کی کاشت کیلئے موزوں حلقے

(مکرم غلام احمد صاحب عطاء وکیل الزراعت تحریک جدید)

پاکستان کے جن علاقوں میں گندم کی کاشت کی جاتی ہے ماہرین زراعت نے اُن سے زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لئے انہیں مختلف حلقوں میں بوجہ مروّجہ اقسام گندم کی بیماریوں کے خلاف مدافعت، پیداواری صلاحیت اور موسمی حالات کو مدِّنظر رکھتے ہوئے تقسیم کیا ہے۔ ان حلقوں میں شامل اضلاع، متوقع بیماریاں اور سفارش کردہ اقسام مندرجہ ذیل گوشوارے میں درج ہیں:۔

نمبر شمار	حلقہ	اضلاع اور علاقے	متوقع بیماری	سفارش کردہ اقسام
۱	بلوچستان کے بالائی علاقے	کوئٹہ، پشین۔ ژوب۔ لورالائی اور قلات کا بالائی نصف علاقہ	زرد کنگی و کانگیاری	بلیو سلور۔ سونالیکا۔ نوری۔ پاری۔ ڈبلیو ایل ۷۱۱، یکورا
۲	بلوچستان کے میدانی علاقے	نصیر آباد۔ کچھی۔ سبی۔ لسبیلہ۔ ہرنائی۔ مکران	باوالی کنگی	بلیو سلور۔ سونالیکا۔ ارض۔ لائلپور ۷۳۔ نوری، پاری۔ ساندل پیوان۔ یکورا۔ ڈبلیو ایل ۷۱۱۔
۳	سندھ کے جنوبی علاقے	ٹھٹھہ۔ بدین۔ تھرپارکر حیدرآباد۔ جنوبی سانگھڑ اور دادو۔	باوالی اور سیاہ کنگی	بلیو سلور، سونالیکا۔ پاوان۔ یکورا۔ لائلپور ۷۳۔ نوری، پاری۔ ڈبلیو ایل ۷۱۱،
۴	سندھ کے شمالی علاقے	نواب شاہ، سکھر۔ لاڑکانہ۔ جیکب آباد، شمالی سانگھڑ اور دادو۔		ساندل، ارض۔ ایل یو ۲۶۔ یکورا۔ صرف شمالی علاقوں میں کاشت کریں۔ پاری یکورا کی نسبت زیادہ موزوں ہے۔
۵	پنجاب کے جنوبی علاقے	رحیم یار خاں۔ بہاولپور۔ بہاولنگر۔ مظفر گڑھ۔ وہاڑی۔ ملتان،	باوالی کنگی	بلیو سلور، سونالیکا۔ لائلپور ۷۳، نوری۔ پاری ۷۳۔ ساندل۔ ڈبلیو ایل ۷۱۱، یکورا، پیوان۔ ایل یو ۲۶۔
۶	پنجاب کے وسطی علاقے	ساہیوال۔ فیصل آباد۔ جھنگ، قصور۔ لاہور۔ شیخوپورہ۔ میانوالی اور سرگودھا کے جنوبی حصے۔		ایضاً
۷	پنجاب کے شمالی علاقے	گوجرانوالہ، سیالکوٹ۔ جہلم۔ اٹک۔ راولپنڈی میانوالی اور سرگودھا کے شمالی علاقے، آزاد جموں وکشمیر کے چھمب اور میرپور کے اضلاع۔		بلیو سلور۔ سونالیکا۔ لائلپور ۷۳۔ نوری۔ ساندل۔ راولپنڈی کے بارانی علاقوں میں ارض بھی کاشت کیلئے موزوں ہے۔
۸	سرحد کے جنوبی علاقے	ڈیرہ اسمٰعیل خاں، بنوں، کوہاٹ کا جنوبی حصہ۔	باوالی کنگی	نوری، پاری ۷۳، پیوان، یکورا۔ بلیو سلور۔ سونالیکا۔ لائلپور ۷۳۔ ارض بھی کاشت کیلئے موزوں ہے۔
۹	سرحد کے کوہ دامنی علاقے	پشاور، مردان اور کوہاٹ کا شمالی نصف حصہ۔		پیوان۔ ڈبلیو ایل ۷۱۱، یکورا۔ ارض۔ بلیو سلور سونالیکا۔ نوری اور پاری ۷۳۔
۱۰	سرحد کے بالائی علاقے	ہزارہ، دیر، سوات۔ چترال، گلگت۔	زرد اور باوالی کنگی اور سفوفی پھپھوند۔	ارض۔ بلیو سلور۔ سونالیکا۔ پاری ۷۳۔
۱۱	آزاد کشمیر کے دامنی علاقے	باغ، مظفر آباد۔ کوٹلی	زرد اور باوالی کنگی۔	ارض۔ بلیو سلور، سونالیکا ساندل۔ آبپاش علاقوں کے لئے پاری ۷۳ موزوں ہے۔
۱۲	آزاد کشمیر کے بالائی علاقے	راولاکوٹ۔ دیر، کوٹ چناری۔ اٹھ مقام۔ کاہوٹہ۔	”	

مختلف اقسام کیلئے موزوں وقتِ کاشت اور شرح بیج

I صوبہ پنجاب کیلئے۔

(۱) بارانی علاقے

قسم	وقت کاشت	شرح بیج فی ایکڑ
لائلپور ۷۳	۲۳ اکتوبر تا ۱۵ نومبر	۳۰ کلوگرام
نوری	۲۳ اکتوبر تا ۱۵ نومبر	۳۰ کلوگرام
ارض۔ راولپنڈی ڈویژن	یکم نومبر تا ۲۰ نومبر	۳۵ کلوگرام
بلیو سلور، سونالیکا	۲۳ نومبر تا ۱۵ دسمبر	۳۵ تا ۴۰ کلوگرام

(ii) آبپاش علاقے

قسم	وقت کاشت	شرح بیج فی ایکڑ
لائلپور ۷۳	یکم نومبر تا ۱۵ نومبر	۳۰ تا ۳۲ کلوگرام
پیوان	۲۳ اکتوبر تا ۲۰ نومبر	۳۰ تا ۳۵ کلوگرام
ڈبلیو ایل ۷۱۱	یکم نومبر تا ۳۰ نومبر	۳۰ تا ۳۵ کلوگرام

II درمیانی موسم کی کاشت۔

قسم	وقت کاشت	شرح بیج فی ایکڑ
ساندل	۱۵ نومبر تا ۳۰ نومبر	۳۲ تا ۳۷ کلوگرام
پاری ۷۳	۱۵ نومبر تا ۳۰ نومبر	۳۲ تا ۳۷ کلوگرام
نوری	۱۵ نومبر تا ۳۰ نومبر	۳۵ کلوگرام
ایل یو ۲۶	۱۵ نومبر تا ۷ دسمبر	۳۰ کلوگرام
یکورا	یکم نومبر تا ۷ دسمبر	۳۲ تا ۳۷ کلوگرام
ڈبلیو ایل ۷۱۱	یکم نومبر تا ۳۰ نومبر	۳۰ تا ۳۵ کلوگرام

III پچھیتی کاشت۔

قسم	وقت کاشت	شرح بیج فی ایکڑ
بلیو سلور، سونالیکا	۲۳ نومبر تا ۳۱ دسمبر	۴۰ - ۴۵ کلوگرام

صوبہ سندھ کیلئے۔

قسم	وقت کاشت	شرح بیج فی ایکڑ
پیوان	۲۳ اکتوبر تا ۱۵ نومبر	۳۸ کلوگرام
ڈبلیو ایل ۷۱۱	۲۳ اکتوبر تا ۱۵ نومبر	۳۸ کلوگرام
لائلپور ۷۳	۲۳ اکتوبر تا ۲۲ نومبر	۳۸ کلوگرام
ساندل ۷۳	۱۵ نومبر تا ۳۰ نومبر	۳۸ کلوگرام
یکورا، پاری ۷۳	”	۳۸ کلوگرام
ایل یو ۲۶	۱۵ نومبر تا ۱۵ دسمبر	۴۰ کلوگرام
بلیو سلور، سونالیکا	یکم دسمبر تا ۲۱ دسمبر	۴۵ کلوگرام

(باقی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ
الفضل خود خرید کر پڑھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

وقت آرہا ہے کہ دُنیا کی تمام سعید روحیں اسلام قبول کرینگی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

"ہم محبت سے پیار سے اور بے لوث خدمت کے ذریعہ لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دے کر انہیں باہم ایک دوسرے سے محبت کرنے کا درس دیتے چلے جائیں گے۔ ہم اس بات پر پختہ ایمان رکھتے ہیں کہ ایک دن آئے گا جب دنیا کے تمام بنی نوع انسان ہماری آواز پر کان دھریں گے اور اس پر لبیک کہتے ہوئے حق و صداقت کو قبول کرنے پر آمادہ ہو جائیں گے"

دعوتِ اسلام کے اس عظیم کام کے لئے۔ مساجد کی تعمیر، مشن ہاؤسز کا قیام، قرآن مجید کی بکثرت اور ہر ملک کی اپنی زبان میں ترجمہ کر کے اشاعت اور اسلامی لٹریچر کی وسیع پیمانہ پر نشر و اشاعت۔ یہ سب کام ضروری ہیں جو جماعت احمدیہ نے شروع کر رکھے ہیں۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کا قیام اسی مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہوا ہے۔ پس اس فنڈ کو مضبوط بنائیے اور اپنے اپنے ملک میں اس تحریک میں جو الٰہی منشاء کے ماتحت جاری کی گئی ہے۔ ضرور حصہ لیجئے۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

دُعائے مغفرت

میرے عزیز بھائی محمود اقبال قریشی جو کہ قریشی عبدالحق صاحب (مرحوم) ہیڈ ماسٹر ۱۰۲۴ ڈی بلاک سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی کے بیٹے تھے قضائے الٰہی سے ۳۱ اکتوبر ۱۹۷۹ء کو بوقت عصر عید سے ایک روز قبل حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے۔ مرحوم کی عمر ۳۷ سال تھی۔ پسماندگان میں بیوہ اور دو چھوٹے چھوٹے معصوم بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم PINSTECH میں ملازم تھے نمازِ جنازہ عیدالاضحیٰ کی نماز کے بعد ادا ہوئی جس میں جماعت کے بہت سے احباب شامل ہوئے۔ تدفین عید کے روز راولپنڈی میں ہوئی۔ ہماری والدہ محترمہ اور بہن بھائیوں کی اس صدمہ کے سلسلے میں جماعت ہائے احمدیہ راولپنڈی اور اسلام آباد نے دلجوئی کی جس کے لئے ہم سب ممنون ہیں۔

ہماری بھابھی عزیزہ شاہدہ صاحبہ نے جو کہ مکرم مولوی صالح محمد صاحب ربوہ کی صاحبزادی ہیں نے کمال صبر اور حوصلہ کا نمونہ دکھلایا ہے۔ خدا تعالیٰ ان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

مرحوم خوش خلق۔ نیک اور شریف فطرت کے حامل تھے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ اپنی مغفرت سے مرحوم کو بخشش کی چادر میں لپیٹ دے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(ظفر اقبال قریشی ۷۹۔ اے لالہ رُخ واہ کینٹ)

درخواستہائے دُعا

(۱) ہمارے ایک مخلص سرگرم کارکن احمدی دوست مکرم چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب شاہ پوری قریباً اڑھائی ماہ کے عرصہ سے صاحب فراش ہیں۔ ہر ممکنہ علاج کے باوجود افاقہ نہیں ہو رہا۔

بزرگان سلسلہ، مبلغین، خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر احباب جماعت کی خدمت میں دردمندانہ درخواست دُعا ہے اللہ تعالیٰ موصوف کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین۔

(شریف احمد اشرف مربی سلسلہ احمدیہ)

(۲) برادرم رفیق احمد صاحب لاہوری ابن شیر محمد صاحب گلاسگو میں شدید بیمار رہے ہیں۔ حتیٰ کہ ڈاکٹروں نے بھی مایوسی کا اظہار کر دیا تھا۔ ان کی تشویشناک حالت کے پیش نظر گلاسگو میں اجتماعی دُعا کی تحریک کی گئی جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے انہیں معجزانہ طور پر شفا دے دی۔ اب ان کی حالت خطرہ سے باہر ہے اور وہ اُمید کرتے ہیں کہ چند روز تک ہسپتال سے ۲۲

خوش قسمت کون ہے؟

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیز سے محبت نہیں کر سکتے اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا تعالیٰ سے بھی..... صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے جو کہ خدا سے محبت کرے اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا۔ تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادے سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اُسے پائے گا۔"

(اشتہار تبلیغ رسالت جلد دہم)

مرسلہ:- ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ

فارم وعدہ جات تحریک جدید کے بارہ میں عہدیداران کرام سے

ایک نہایت ضروری گذارش

قیمت کاغذ و طباعت وغیرہ میں غیر معمولی اضافہ کے باعث امسال وعدہ جات کے فارم کم مقدار میں چھپوائے جا سکے ہیں اس لئے جماعتوں کے عہدیداران کرام مطلع رہیں کہ کسی جماعت کو دوبارہ فارم مہیا کرنا دفتر ہذا کے لئے ممکن نہیں رہا۔ جس قدر نقول بھجوائی گئی ہیں اگر وہ کفایت نہ کریں تو سادہ کاغذ پر بقیہ اندراجات مکمل کر لئے جائیں۔ دفتر ہذا سے مزید فارم طلب نہ فرمائے جائیں۔ البتہ ڈاک یا کسی اور خرابی کے باعث کسی جماعت میں فارم مطلقاً نہ پہنچے ہوں تو وہ دفتر ہذا سے رجوع فرما سکتے ہیں تاہم اُن کو بھی اوّل مشورہ یہی ہے کہ وہ فارم کا انتظار کئے بغیر سادہ کاغذ پر ہی فہرست مرتب فرما کر مرکز میں بھجوا دیں۔ سبقت کے ثواب سے محروم نہ رہیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر

الفضل کا باتصویر سالانہ نمبر شائع ہوگا

حسب معمول امسال بھی جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر الفضل کا باتصویر اور دیدہ زیب سالانہ نمبر شائع ہوگا۔ جو نہایت اہم، قیمتی اور بلند پایہ مضامین پر مشتمل ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

جماعت کے اہل قلم اور اہل علم اصحاب سے درخواست ہے کہ وہ جلد سے جلد اس نمبر کے لئے اپنے قیمتی مضامین ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔

مشتہرین کے لئے بھی یہ ایک نادر موقع ہے وہ اپنے اشتہارات کے آرڈر جلد از جلد بھجوا دیں تاکہ ایسا نہ ہو کہ بعد میں ان کے لئے گنجائش نہ رہے۔

(ادارہ)

۲۲ فارغ کر دیئے جائیں گے۔ احباب جماعت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ان کی مکمل شفایابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

(منور احمد (گلاسگو، برطانیہ)

(۳) میرے لڑکے بشیر احمد کی شادی کو آٹھ سال گذر گئے ہیں لیکن ابھی تک اولاد نہیں ہوئی۔ احباب سے درخواست ہے کہ دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صالح، نیک اولاد کی نعمت سے نوازے اور اپنی رحمت و برکت کا نزول فرمائے۔

(ابراہیم دیووال۔ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان برائے سہ سالہ انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

از یکم مئی/ہجرت ۱۳۵۹ ہش ۱۹۸۰ء تا ۳۰ اپریل/شہادت ۱۳۶۲ ہش ۱۹۸۳ء

جملہ جماعتہائے احمدیہ کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کے موجودہ سہ سالہ تقرر کی میعاد ۳۰/۴/۸۰ کو ختم ہو رہی ہے آئندہ تین سالوں (۱/۵/۸۰ تا ۳۰/۴/۸۳) کے لئے عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کے انتخاب جلد از جلد کروائے جانے مطلوب ہیں جس کیلئے ۱۰/۳/۸۰ کی میعاد مقرر کی جاتی ہے۔ اس میعاد کے اندر اندر تمام عہدیداران کے انتخاب ہو کر نظارت علیا میں پہنچ جانے چاہئیں تاکہ ضروری کارروائی کے بعد بروقت منظوری دی جا سکے۔ جملہ انتخابات عہدیداران حسب قواعد ہونے چاہئیں تاکہ ان کو مکمل کروانے پر سلسلہ کا قیمتی وقت خرچ نہ کرنا پڑے اور جلد منظوری بھجوائی جا سکے۔

ضروری ہدایات:-

۱۔ انتخاب کرواتے وقت یہ امر خاص طور پر ملحوظ رکھا جائے کہ مطابق فیصلہ مجلس مشاورت ۱۳۴۹ ہش موجودہ سہ سالہ انتخاب عہدیداران میں کوئی ایسا دوست دوبارہ صدر منتخب نہیں ہو سکے گا جس نے گزشتہ سہ سالہ میعاد میں اپنی صدارت کے دوران اپنی جماعت کے کم از کم ۳ فیصد افراد کو قرآن کریم نہ پڑھوا دیا ہو اور دیگر جملہ عہدیداران صرف اسی صورت میں منتخب ہو سکیں گے کہ وہ کم از کم ناظرہ قرآن کریم جانتے ہوں۔

۲۔ جملہ امراء مقامی و صدر صاحبان اس امر کا خاص خیال رکھیں کہ انتخاب عہدیداران کے وقت انتخابی میٹنگ (یا مجلس انتخاب) کا صدر ایسے دوست کو نامزد کیا جائے جس کا نام امیر مقامی یا صدر مقامی کے عہدہ کیلئے پیش نہ ہو سکتا ہو۔ بہتر ہوگا کہ عہدیداران کا انتخاب مربیان و معلمین سلسلہ و انسپکٹران بیت المال، امیر یا امیر ضلع یا ان کے کسی نمائندہ کی زیر صدارت کروایا جائے۔

(ناظر اعلیٰ)

ہماری سب سے بڑی عید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ ہر دن جو طلوع کرے وہ اس کے فضل کے نتیجہ میں ہمارے لئے عید کا دن ہو اور سب سے بڑی عید جس کے لئے ہم پیدا کئے گئے ہیں یعنی اسلام کو باقی ادیان پر غالب کرنا ہمیں ہماری زندگی میں ہی جلد سے جلد دکھائے تا ہم اس خوشی کو حاصل کر لیں"

تمام مجاہدین تحریک جدید کو چاہیئے کہ مذکورہ بالا ارشاد کی روشنی میں اپنی مالی قربانیوں کو انتہا تک پہنچا دیں تاکہ ہم اپنی زندگیوں میں اسلام کو کل ادیان پر غالب ہوتا دیکھیں۔ اللّٰھم آمین

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

قیامگاہ مستورات کے سٹور کیلئے سامان کی ضرورت

جلسہ سالانہ پر آتے ہوئے بہنیں مندرجہ ذیل سامان ساتھ لائیں یا بھجوائیں۔

۱۔ بالٹیاں درمیانی سائز کی بڑی نہ ہوں۔ بچیاں اٹھا نہیں سکتیں۔

۲۔ دیہاتی لجنات ٹوکریاں لا سکتی ہیں۔

۳۔ بالٹیوں سے کھانا نکالنے کے چمچے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اچھی صحت راز ہے زندگی کا!

تریاق سلیمانی ۲/۵۰ ۶/-	۱۳/۵۰
سرمہ حمید شیشی کلاں	۴/-
زد جام عشق	۴۰/-
حب اکسیر البدن جواہر والی	۱۵/-
حب اکسیر اٹھرا مکمل کورس	۳۰/-
شافی کیپسول - ۶۰ کیپسول	۳۰/-
ستوپین کیپسول ۱۲/۵۰ مینوبی ٹانک	۵/-

المنار دواخانہ ربوہ

سائڈ پلان سنی پارک

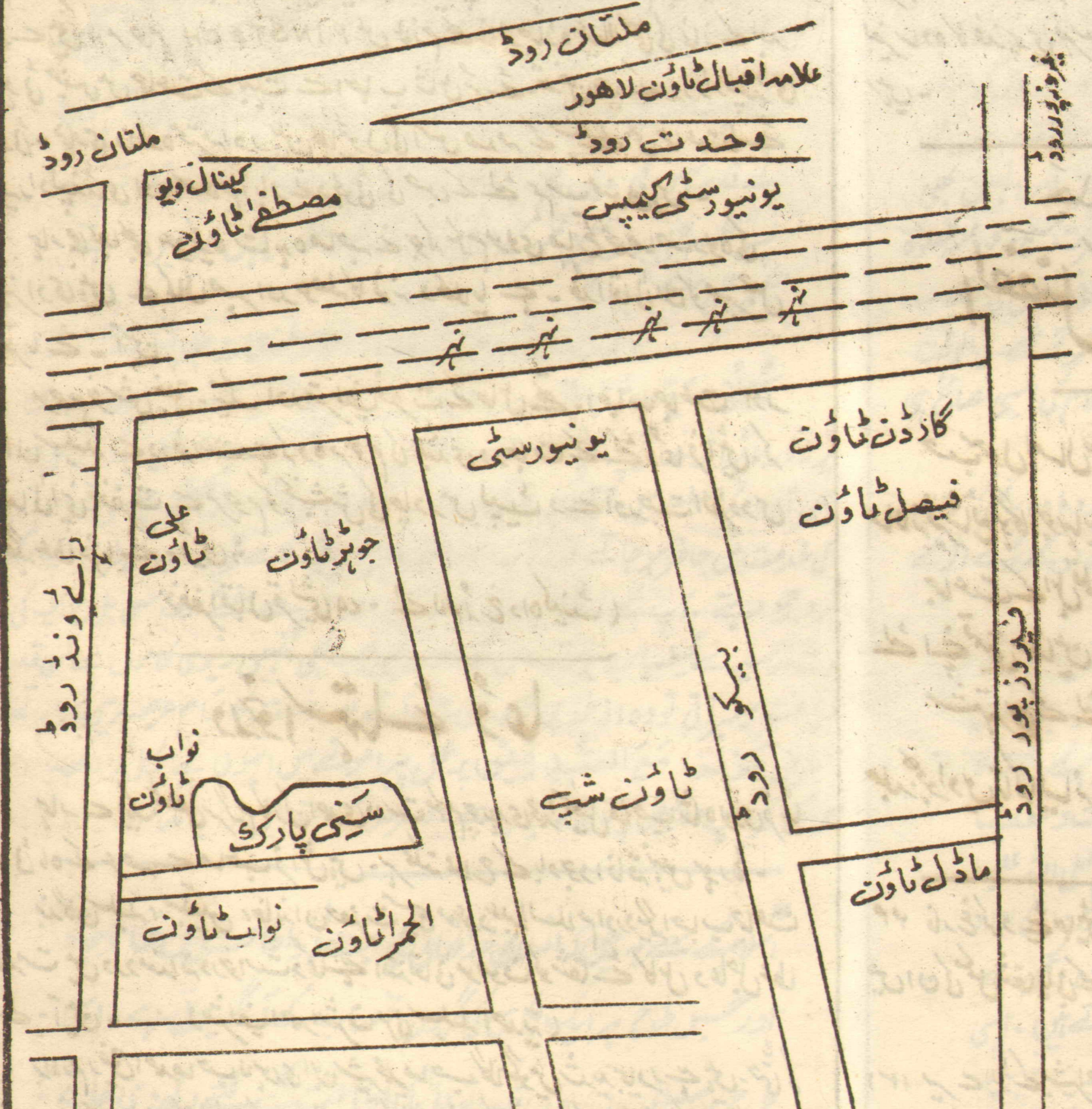

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جدید سہولتوں سے آراستہ ہاؤسنگ سکیم

بکنگ جاری ہے

احمدی بھائیوں کے لئے مخصوص بلاک بکنگ جاری ہے

اور خاص رعایت

سنی پارک

خصوصیات:

لاہور کے اس خوبصورت علاقے میں ہر طبقہ کے لوگوں کی ضرورت پوری کرنے کے لئے ۱۰ مرلے، ۶ مرلے، ایک کنال، ۲ کنال سے زائد رہائشی و کمرشل پلاٹس بنائے گئے ہیں۔ سرسبز و شاداب علاقہ، وسیع ہیڈ گارڈن پارک۔ طبی و تعلیمی سہولتوں کیلئے سکول، ہسپتال، مسجد، مہذب ماحول، وسیع و عریض شاپنگ مرکز۔ ہر بلاک میں کمرشل پلاٹس، کشادہ سڑکیں، ہر قسم کی چھوٹی بڑی ٹرانسپورٹ میسر ہے۔

محل وقوع — مختلف رہائشی سکیموں اور جوہر ٹاؤن کے مرکز میں واقع ہے۔ نیو کیمپس سے ۲ میل کے فاصلہ پر اور ملتان روڈ سے رائے ونڈ روڈ پر ایک میل کے فاصلہ پر۔

مزید معلومات کے لئے پراسپکٹس حاصل کریں۔ رابطہ کے لئے فون ۴۱۳۶۱۶ (ایک تا ۲ بجے) جمعہ کے دن بھی آفس کھلا رہے گا۔

گل ہاؤسنگ پراجیکٹ خالد ہاؤس بالمقابل گرینڈ بیکری

ملتان روڈ لاہور